جارِج واشنگٹن کارور

ڈیویڈ اڈلر ،

تصایر: ڈین براؤن ،

اُردو: محمد زبیر

جارج واشنگٹن کارور

ڈیویڈ اڈلر ، تصایر: ڈین براؤن ، اُردو: محمد زبیر

جارج واشنگٹن کارور ایک غلام پیدا ہوا۔ وہ کس سال پیدا ہوا 1864 یا 1865 کے شروع میں۔
خانہ جنگی کے اختتام پر ،یہ اُسے کبھی بھی پکا پتا نہیں چلا۔ وہ میسوری ، امریکہ میں موسس
اور سُوزن کارور کے فارم پر پیدا ہوا۔ اُس کی ماں میری وہاں ایک غلام تھی۔

جارج اپنی ماں کو بالکل نہیں جانتا تھا۔ جب وہ بہت چھوٹا تھا تبھی چھاپا مار اُسے اور اس کی ماں میری کو پکڑ کر ارکانسس لے گئے۔ وہاں ایک پڑوسی نے جارج کو سڑک پر پڑا پایا اور وہ اُسے واپس گھر لے آیا۔ پر میری بہت تلاش کرنے کے بعد بھی نہیں ملی۔ اُس کے بعد سے جارج واشنگٹن کارور نے اپنی ماں کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھا۔

جارج کے والد بھی ایک غلام تھے لیکن جارج اُن سے بھی کبھی نہیں ملا۔ وہ پڑوسی ہے ہی ایک فارم پر کام کرتے تھے۔ جارج کی پیدایش کے وقت ہی ایک حادثے میں اُن کا انتقال ہو گیا۔

جارج اور اُس کے بھائی جیمز کو موسس اور سُوزن کارور نےہی پالا پوسا۔ کارور خاندان نے دونوں بچوں کا بہت خیال رکھا۔ جارج مسٹر کارور کو "انکل موس" کہہ کر بلاتا تھا۔

جارج بچپن میں کافی کمزور تھا۔ أس نے بعد میں لکھا "میرے جسم میں ہمیشہ زندگی اور موت کے درمیان جنگ چلتی رہتی تھی۔" اس لیے جارج خاندان نے اُس سے فارم پر کوئی سخت کام نہیں لیا۔ وہ جانوروں کو چارہ دیتا اور پھر گھر کے کام کاج میں سُوزن کارور کی مدد کرتا۔ اُسے پاس کے جنگل مین گھومنے اور تیرنے کا خوب وقت ملتا تھا۔

جارج کا اپنا ایک چھوٹا باغیچہ بھی تھا۔ اُس نے بعد میں لکھا ، "میں ہر ایک پتھر ، کیڑے ، پرندے اور جانور کے بارے میں جاننے کا خواہشمند رہتا تھا۔" اور آگے ، "اگر غلطی سے مجھ سے کسی پودے کی جڑ یا پھول کُچلا جاتا ، تو میں دُکھ سے گھنٹوں روتا رہتا۔"

اُس نے اپنے باغیچے کو کہیں دور جھاڑیوں میں چھپا کر بنایا تھا۔ وجہ ؟ اُس وقت لوگ پھولوں کے پودے اُگانے کو ایک نمبر کی بے وقوفی مانتے تھے۔

جارج خاندان چاہتا تھا کہ جارج بھی کسی دوسرے گورے بچے جیسا ہی پڑھے لکھے۔ انہوں نے اُسے کچھ پڑھنا اور لکھنا بھی سکھایا۔

جارج اور بہت کچھ سیکھنا چاہتا تھا۔ اُس کے پاس صرف ایک کتاب تھی "ویبسٹر ایلیمینٹری بُک۔" اُس نے وہ کتاب اِتنی بار پڑھی تھی کہ اب وہ اُسے پری طرح رٹ گیا تھا۔ لیکن اُس کتاب میں جارج کے جواب نہیں تھے۔

بارہ سال کی عمر میں جارج قریب میں نیوشو کے افریقی امریکی بچوں کے سکول میں پڑھنے گیا۔ وہاں وہ مارییا اور اینڈریو واٹکِنس سیاہ فام خاندان کے ساتھ رہا۔ رہنے اور کھانے کے عوض وہ اُن کے گھر کا کام کاج کرتا۔

اُس کی "آنٹی" ماریا ایک نرس تھیں۔ کِن پودوں اور جڑی بوٹیوں سےبیماریاں ٹھیک ہوتی ہیں؟ جارج نے یہ اپنی "آنٹی" ماریا سے سیکھا۔ ماریا سے اُس نے وقت کی اہمیت بھی سیکھی۔ دوپہر کو وہ چھٹی ہے بعد سکول سے گھر آ کر، کپڑے دھونے میں "آنٹی" ماریا کی مدد کرتا تھا۔ اُس کے پاس کھیلنے کا کوئی وقت نہیں بچتا تھا۔

نیوشو کی ٹیچر ، جارج کو بہت زیادہ نہیں جانتی تھی۔ وہاں ایک سال رہنے کے بعد جارج کو لگا کہ اب اُسے کہیں اور جانا چاہیئے۔ پھر اُسے ایک خاندان ملا جو فورٹ سکاٹ ، کینساس جا رہا تھا۔ یہ جگہ وہاں سے 100 مِیل دور تھی۔ جارج اُن کی گاڑی میں بیٹھ کر وہا گیا۔

فورٹ سکاٹ میں جارج نے ایک سکول میں داخلہ لیا۔ وہ وہاں "وِلڈر ہاؤس" نام کے ایک ہوٹل میں رہتا تھا۔ گزربسر کے لیے وہ ایک دکام میں کام کرتا اور ہوٹل میں رہنے والے لوگوں کے کپڑے دھوتا۔ کچھ دن وہ ایک لوہار کے خاندان کے ساتھ بھی رہا۔ وہاں بھی وہ گھر کے سبھی کاموں میں مدد کرتا تھا۔

مارچ 1879 میں ، فورٹ سکاٹ میں نقاب پہنے گورے لوگوں کی بِھیڑ نے ایک سیاہ فام قیدی کو جیل میں سے کھینچ کر نکالا۔ پھر رسی سے باندھ کر وہ اُسے بہت دور تک گھسیٹتے ہوئے لے گئے۔ بعد میں اُنہوں نے اس قیدی کو پھانسی پر لٹکا کر اُسے جلا دیا۔

جارج واشنگٹن کارور ن اُس ہولناک واقعے کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اِس کے فوراً بعد اُس نے فورٹ سکاٹ چھوڑ دیا۔ اُس غیر انسانی حادثے کی یادیں جارج کو ساری زندگی ستاتی رہیں۔

وہاں سے جارج اولاتھ ، کینساس گیا۔ اُس کے بعد وہ پولا اور آخر میں مینیاپولس ، کینساس گیا۔ وہاں کے سکول سے جارج نے ہائی سکول پاس کیا۔

کارور میں اب بھی علم کی زبردست تشنگی تھی۔ 1885 میں اُس نے ڈاک کے ذریعے ہالینڈ یونیورسٹی کو اپنی عرضی بھیجی۔ اُس کی عرضی منظور بھی ہو گئی۔ لیکن جب جارج وہاں پڑھنے کے لیے پہنچا تو اُسے بتایا گیا کہ "سیاہ فام" ہونے کی وجہ اُس کا وہاں داخلہ نہیں ہو سکتا تھا۔

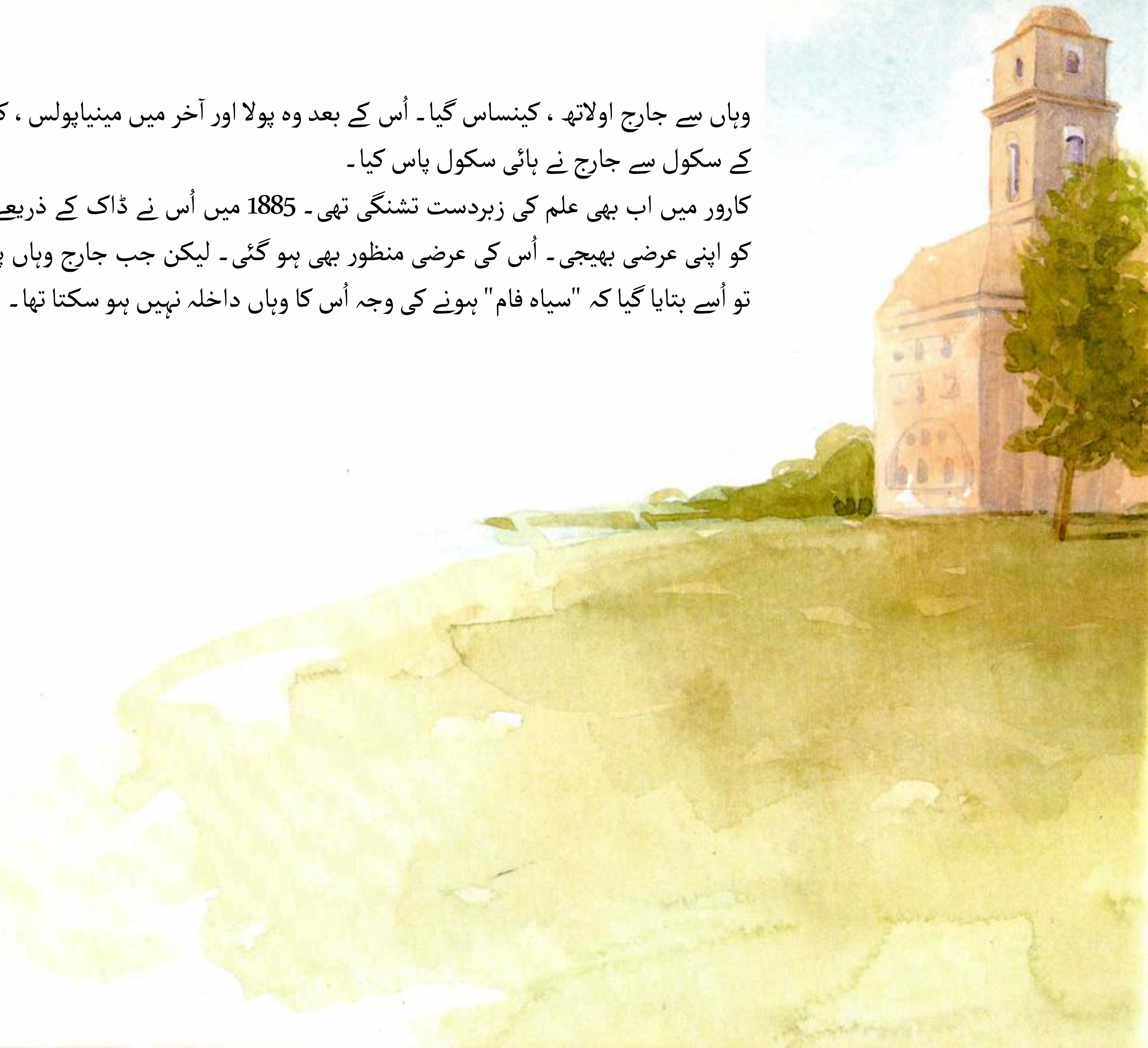

جارج واشنگٹن کارور نے تب اپنا آگے کا منصوبہ بدلا۔ اُس نے وہاں سے کچھ دور مغرب کی طرف کچھ زمین خریدی اور ایک کسان بننے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے اپنے ہاتوں سے ایک کمرے کی جھونپڑی بنائی۔ اُس کی دیواریں مٹی اور پُوال کی بنائیں ، اور چھت ڈامر کے گتے اور مٹی کی۔ وہاں جارج نے سبزیاں اُگائیں ، فن سیکھا اور کئی دوست بنائے۔

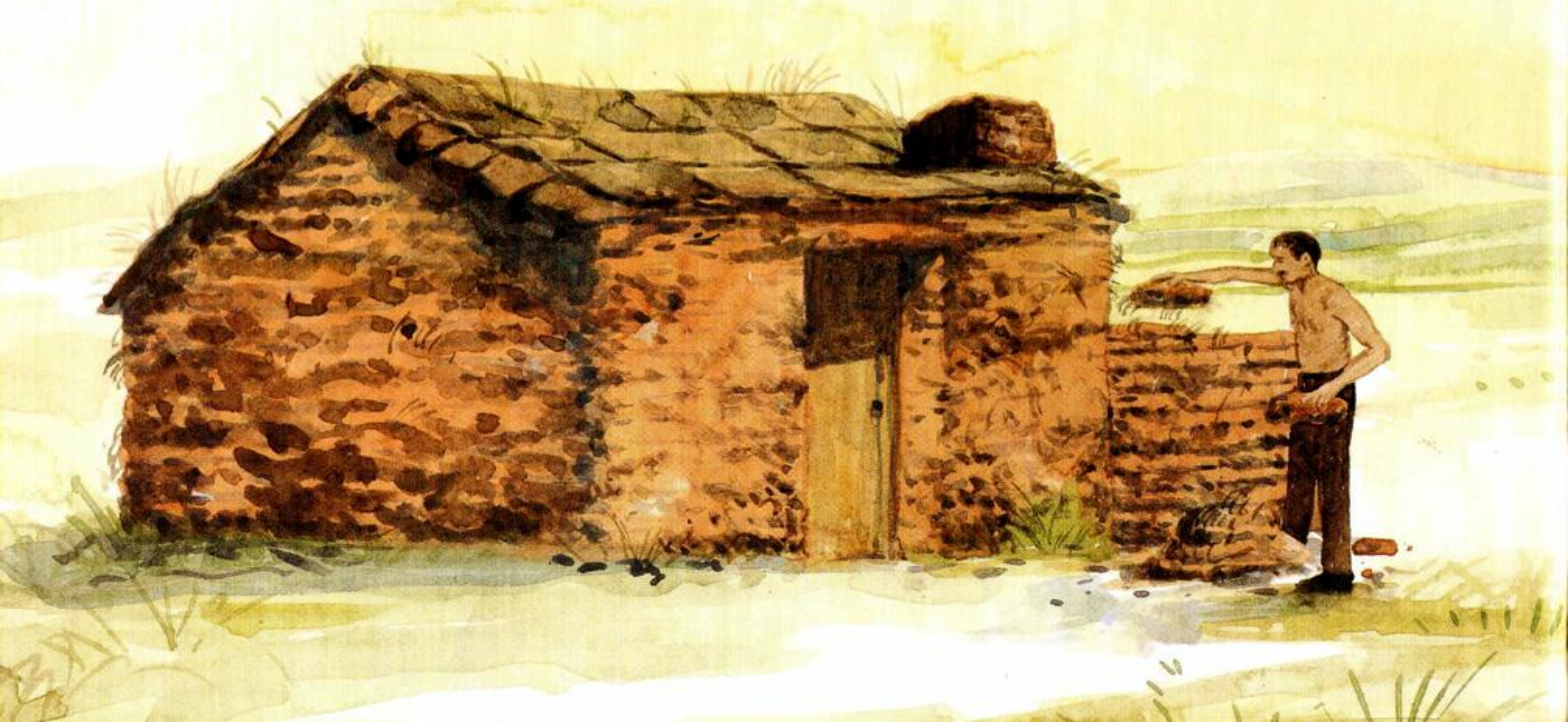

لیکن کچھ عرصے کے بعد جارج ، وہاں سے بھی بیچین ہونے لگا۔ اُس نے سیکھنے کی بہت طلب تھی۔ وہاں سے کارور مشرق میں آیووا گیا اور وہاں اُ نے سیمسن کالج میں داخلہ لیا۔ کارور اُس وہاں کا پہلا افریقی نژاد امریکی (سیاہ فام) طالب علم تھا۔ اُس نے وہاں فن کی تربیت لی۔ اُسے جلد ہی سمجھ میں آیا کہ اگر وہ پودوں اور زراعت کے بارے میں سیکھے تو وہ اپنے لوگوں کی کہیں زیادہ مدد کر سکے گا۔ پھر اُس نے لووا سٹیٹ کالج میں تبادلہ لیا اور وہاں اُس نے زراعت کے بارے میں سیکھا۔

لووا سٹیٹ کالج میں کارور نے فن سے متعلق بات چین ، جرمن زبان اور فنون کے کلب میں زور شور سے حصہ لیا۔ وہ وہاں سکول فٹبال ٹیم کا کوچ بنا۔ اُس نے دعائیہ اجتماعات کی صدارت بھی کی۔ خدا اور مذہب دونوں کارور کے لیے بہت اہم تھے۔ اِس لیے قدرت کا مشاہدہ کرتے وقت اُسے لگتا کہ وہ خدا کی تخلیقات کے بارے میں سیکھ رہا ہے اور اُس طرح وہ خدا کے اور قریب ہو رہا ہے۔

جارج واشنگٹن کارور نے 1894 میں لووا سٹیٹ کالج سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی اور پھر بعد میں اُسی سکول میں پہلا افریقی امریکن (سیاہ فام) اُستاد بنا۔ لیکن ساتھ ساتھ اُس نے اپنی پڑھائی بھی جاری رکھی۔ 1896 میں اُس نے سائنس میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔

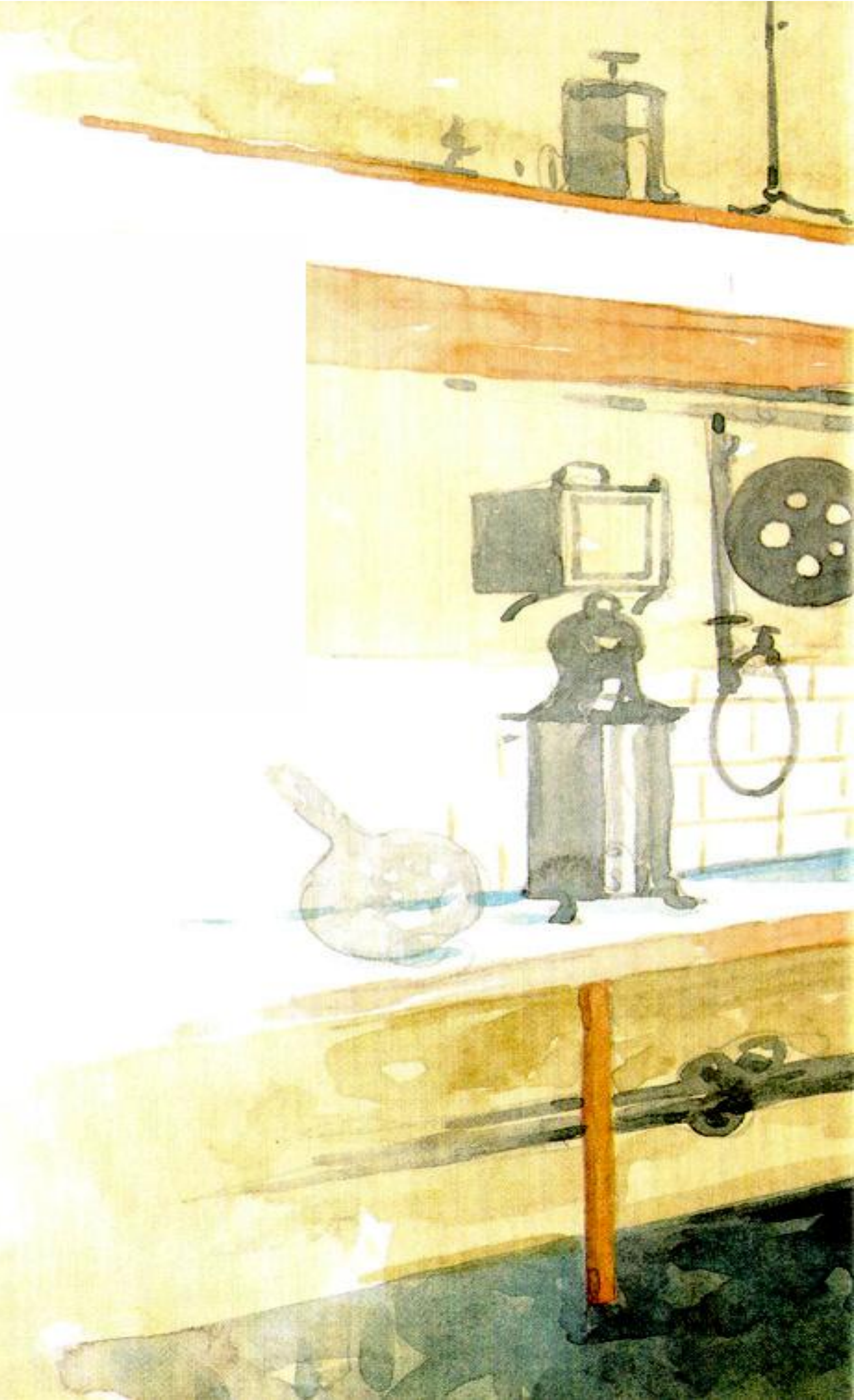

1896 میں اُس زمانے کے سب سے معزز افریقی امریکن بُکر ٹی واشنگٹن نے کارور کو الباما میں واقع اُن کے ٹکسجی انسٹیٹیوٹ میں کام کرنے کی دعوت دی۔ اِس سکول کی بنیاد 1881 میں رکھی گئی تھی اور اُس کا مقصد افریقی امریکن کو ملازمتوں کی مہارت کے لیے تعلیم دی جائے۔ وہاں جارج واشنگٹن کارور کو شعبہ زراعت کا صدر (ہیڈ) مقرر کیا گیا۔ اپنی باقی زندگی کارور نے وہیں رہتے اور کام کرتے گزاری۔

کارور جنوبی امریکہ میں رہ رہے لوگوں ، خاص طور پر افریقی امریکن لوگوں کی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے پرعظم تھے۔ لگاتار کپاس کی کاشت نے وہاں کی متی کو ایک دم بنجر بنا دیا تھا۔ کچھ سالوں میں کپاس کی پوری کی پوری فصل بول وِول نامی کیڑے صفاچٹ کر گئے تھے۔ یہ کیڑے کپاس کے پھولوں کی کلیوں میں اپنے انڈے دیتے تھے۔ کارور نے اب اُن ممکنہ فصلوں کو دریافت کرنے کا بیڑا اُٹھایا جو جنوبی امریکہ میں آسانی سے اُگائی جا سکتھی تھیں اور جن سے جنوب کے کسانوں کو سہارا ملتا۔

جلد ہی کارور نے دریافت کر لیا کہ دو فصلات مونگ پھلی اور شکرقندی وہاں کی زمین میں آسانی سے اُگائی جا سکتی تھیں۔ اِن دونوں فصلات کو بول وِول کیڑے سے بھی کوئی خطرہ نہیں تھا۔ کارور نے اُن دونوں فصلات کو خدا کی عطا تسلیم جانا۔ کارور کو یہ بھی پتا تھا کہ شمالی امریکہ کے رہائشی اُتنی مونگ پھلی اور شکر قندی نہیں کھا پائیں گے جتنی جنوب کے کسان اُنہیں اُگائیں گے۔ ا ،س لیے کارور نے اِن دونوں فصلات کے سینکڑوں نئے نئے استعمال دریافت کیے۔

اپنی تجربہ گاہ میں کارور نے مونگ بھلی کی چکنائی (fats) گوند ، شکر ، نشاستہ وغیرہ کیمیائی اجزا کو الگ الگ کیا۔

اِن سب اجزاء کے ساتھ سے کارور نے مونگ پھلی کے تین سو سے زیادہ استعمال دریافت کیے۔ اِن میں مونگ پھلی کا دودھ ، آٹا ، پنیر ، کینڈی ، آئسکریم ، مکھن ، شیمپو ، چہرے پر لگانے والی کریم ، گوند ، وارنش اور سیاہی شامل تھی۔ کارور نے تجربے سے یہ بھی دریافت کیا کہ ایک طرح کا مونگ پھلی کا تیل ملنے سے پولیو کی بیماری کے علاج میں معاون ہے۔ پولیو بچوں کو معذور بنا دیتی ہے۔

کارور نے شکر قندی سے بھی سو سے زیادہ الگ الگ قابلِ استعمال چیزیں بنائیں ، جس میں آٹا ، شربت ، مانڈ ، کافی جیسا پے ، شیرا ، گوند ، سرکہ ، شراب اور سیتھیٹک ربر جیسی چیزیں شامل تھیں۔

جارج واشنگٹن کارور کو اپنے کام میں بیحد مزا آتا تھا۔ وہ اکثر کہتے تھے " پہلے سائنس کو سیکھو سمجھو پھر سائنس تمہیں نجات دلائے گی ، کیوں کہ سائنس ہی سچ ہے۔"

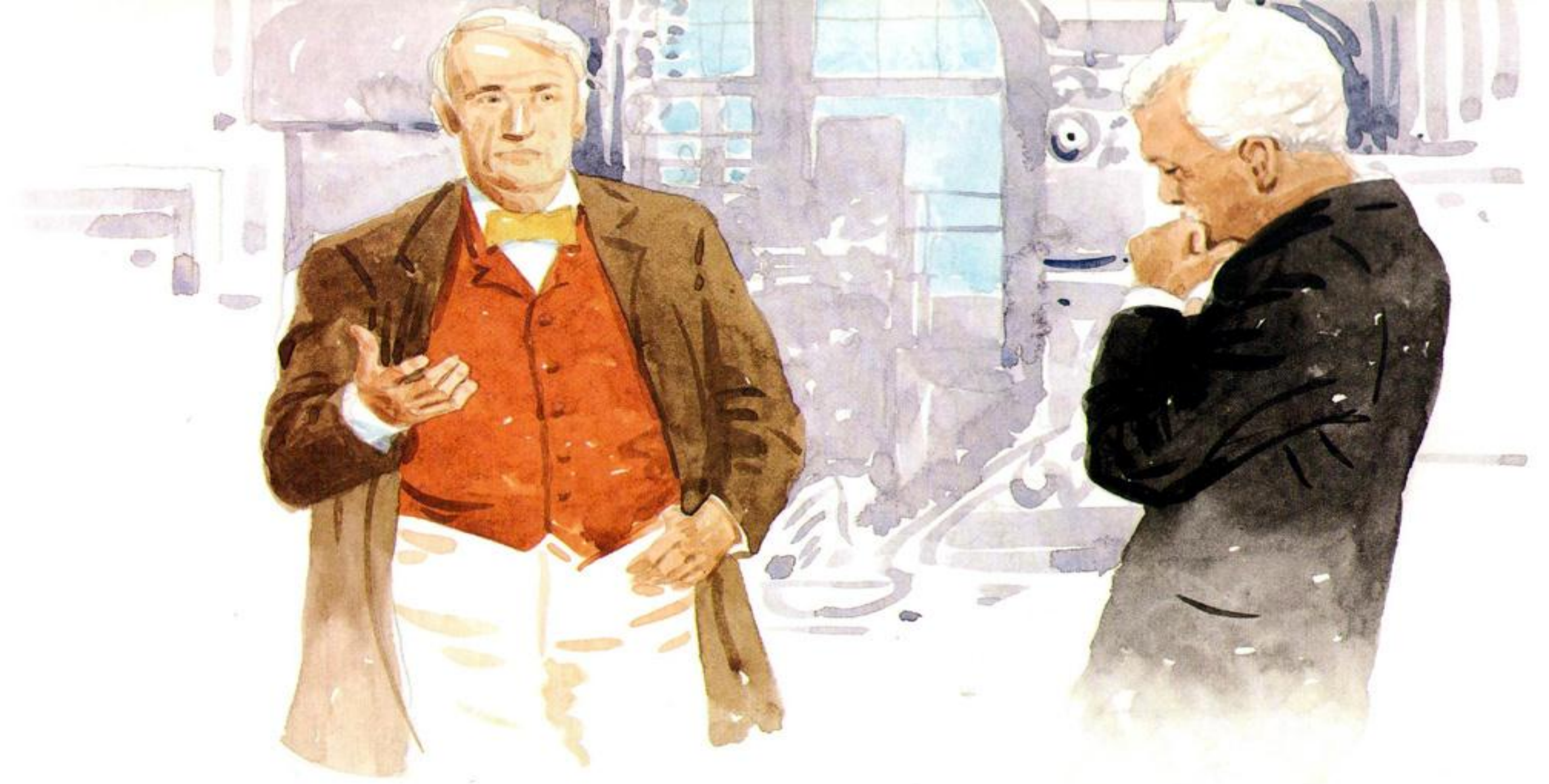

کارور مانتے تھے کہ اُن کی سبھی ایجادات کے پیچھے خدا کا ہاتھ تھا۔ اس لیے وہ اپنی ایجادات سے کچھ بھی منافع نہیں کماتے تھے۔ اکثر ٹکسجی اِنسٹی ٹیوٹ کی طرف سے دیا گیا انعام کاچیک بھی اُن کی میز پر بغیر کیش ہوئے پڑا رہتا تھا۔ مشہور موجد تھامس الوا ایڈیسن نے کارور کو بھاری انعام دے کر اپنی تجربہ گاہ میں آ کر کام کرنے کی دعوت دی۔ لیکن کارور نے ٹکسجی چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ وہ "اپنے" افریقی امریکی لوگوں کے لیے کام کرنا چاہتے تھے۔

جارج واشنگٹن کارور کا سبھی لوگوں ، ساری انسانیت کی اچھائی پر پورا یقین تھا۔ اُن کا کہنا تھا "ہم سبھی لوگ ، ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔" کارور کا ماننا تھا کہ اُن جیسے کامیاب سیاہ فاموں کو باقی لوگوں کے لیے "رول ماڈل" بننا چاہئے تھا جس سے کہ "پوری دنیا کی آنکھوں میں اُن کی نسل کی حالت بدلے۔"

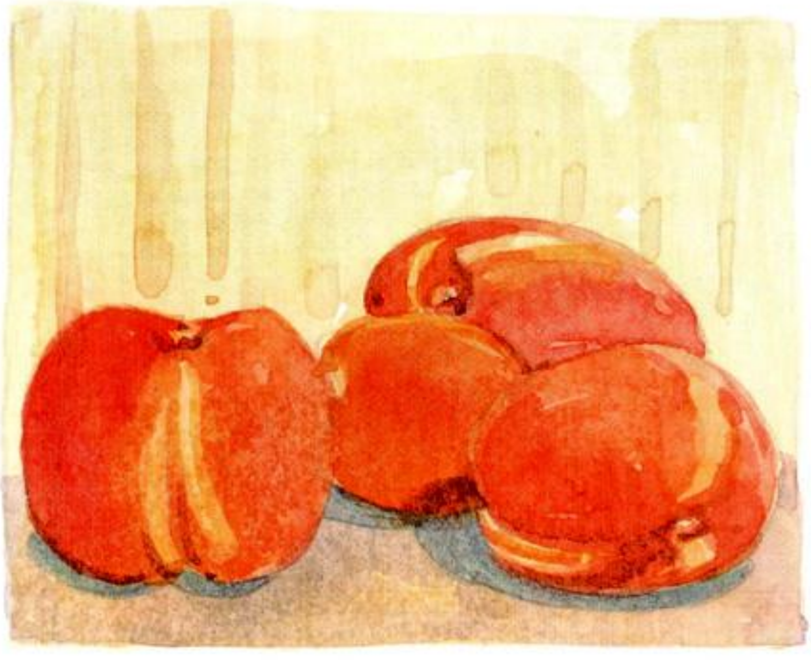

کارور کو یہ الفاظ بہت محبوب تھے "ہر چیز بچا کر رکھو ، جو تمہارے پاس ہو ، اُسی سے اپنی ضرورتیں پوری کرو۔" 1941 میں بیجوں ، مونگ پھلیوں ، مرغی کے پروں سے اُنہوں نے خود بنائے ہوئے فن پاروں کی ایک نمایش منعقد کی۔ ٹکسٹجی کی اِس نمائش میں کارور کی بنائی 71 پینٹنگز بھی شامل تھیں۔ پینٹنگز کے بہت سے رنگ قدرتی تھے جنہیں کارور نے سبزیوں ، پُھولوں اور الباما کی مٹی سے بنایا تھا۔ ٹایمز اخبار نے اِس نمایش میں کارور کو "بلیک لیونارڈو" کا خطاب دیا۔ لیونارڈو دی وینچی ، دنیا مختلف شعبہ جات کے ایک عظیم ماہر تھے۔

جارج واشنگٹن کارور کو اُن کے کام کے لیے کئی اعزازات سے نوازا گیا۔
1923 میں نیشنل ایسوسی ایشن فار دی ایڈوانسمنٹ آف کلرڈ پیپل نے اُنہیں "سپنگرن میڈل" دیا۔ 1939 میں انہیں زرعی کیما میں تحقیق کے لیے تھیوڈور روزویلٹ میڈل سے نوازا گیا۔

جارج واشنگٹن کارور کا انتقال 5 جنوری 1943 کو ٹسکجی انسٹی ٹیوٹ میں ہوا۔ پوری دنیا کے لوگوں نے اس عظیم انسان کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا۔

اہم تاریخیں

1863 یا 1864	میسوری ، امریکہ میں پیدایش
1886	نیس کنٹری ، کینسس میں رہے اور وہاں اپنے لیے جھونپڑی بنائی
1891—1896	لووا سٹیٹ کالج میں تعلیم
1921	امریکی کانگرس کی ایک کمیٹی کو مونگ پھلی کے کئی استعمال کے بارے میں بتایا
1921	سپرنگرن میڈل سے نوازا گیا
1939	روز ویلٹ میڈل سے نوازا گیا
1943	5 ، جنوری کو ٹکسجی اِنسٹی ٹیوٹ الباما میں وفات

مصنف کا نوٹ

جارج واشنگٹن کارور جب 1921 میں کانگرس کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے تب اُن کے کام کو بڑے پیمانے پر سراہا گیا۔ اُس وقت کانگرس دیگر ممالک سے درآمد کی گئی مونگ پھلی پر ٹیکس لگانے کی بات سوچ رہی تھی۔ اِس ٹیکس سے امریکہ میں مونگ پھلی اُگانے والے کسانوں کو بہت سہولت ملتی۔ کارور نے کانگرس کے نمائندوں کو مونگ پھلی کے سیکڑوں تجربات دکھائے۔ کارور کے لیکچر کے بعد کانگرس نے ٹیکس لگانے کا فیصلہ لیا۔ اُس کے بعد سے کارور کو بہت شہرت ملی۔

بُکر ٹی واشنگٹن نے 1895 کو اپنی تقریر میں کہا کہ سیاہ فاموں کو " وہ جہاں کہیں ہوں انہیں اپنی حالت بہتر کرنی چاہیے۔" اُن ماننا تھا کہ سیاہ فاموں کو امریکی بندوبست کے پیشِ نظر ہی کام کرنا چاہیے۔ کئی معنوں میں کارور اور بُوکر ٹی واشنگٹن کی نسل میں کافی مماثلت تھی۔ 1937 میں کارور نے لکھا " میں اپنے لوگون کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ جیسے وہ چاہتے ہیں رنگ اُن کی پسماندگی کی وجہ نہیں ہے۔" سیاہ فاموں کے کئی انقلابی رہنماؤں جیسے ڈبلیو۔اِی۔بی۔ بوئس کو کارور کی سوچ پسند نہیں تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ سیاہ فام برابری کے حقوق کا مطالبہ کریں۔